Registered.

L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی | جلد ۳۷

اصلاح! اصلاح!! اصلاح!!!

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے اصلاح کے متعلق چھ ضروری اور مفید کتابیں شایع کی گئی ہیں۔ ان مفید رسالوں کو ہر ایک حب الوطن ہر ایک طالب العلم کو ہر ایک استاد کو بلکہ ہر ایک کو جو اردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا ہے۔

(۱) اصلاح حفظ صحت

اس میں حفظ صحت کے قواعد پر عمل کرنے کے فواید۔ بیماری سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ حفظان صحت کی ترقی کیلئے کوشش اور ضروری تجاویز وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے قیمت ا۔ر

(۲) زراعتی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار۔ گورنمنٹ کا فرض تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا فرض۔ ہندوستانی علم نباتات اور فن باغبانی کے علاوہ۔ بابو ایس پی چیٹرجی۔ سر جان بنگلیر کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ا۔ر

(۳) صنعت و دستکاری کی ترقی

اس میں تمہید کے بعد صنعت و دستکاری کی ترقی کے متعلق روئی کے کارخانوں۔ صنعت جوٹ۔ بافندگی ریشم کی پیداوار۔ دباغی۔ لوہے کے کارخانوں۔ ساخت شیشہ اور دیگر مصنوعات ہند کی ترقی کے علاوہ مسٹر جے۔ این ٹاٹا حرفت ہند کے اعلیٰ کپتان۔ راجہ رام موہن رائے اور بحری سفر اور مشہور پارسی سر جامست جی جی جی بھائے کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۲ر

(۴) افلاس ہند کے قابل علاج واسباب

تمہید کے بعد اُن اسباب کا بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کی عادت سے متعلق ہیں مثلاً شادیوں اور شرادھوں کے موقعہ پر فضول خرچی مقروض ہونے کی طرف میلان قرض سے کیونکر بچ سکتے ہیں روپیہ کو نافع پر لگانے کے بجائے زیورات میں بند کر رکھنا۔ نامناسب خیرات۔ ناعاقبت اندیشانہ اور لاپرواہی کی شادی۔ افیون گانجہ اور شراب۔ قیمت ا۔ر

(۵) اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق تمام ضروری اصلاح طلب امور کا ذکر اور ہر ایک امر کے متعلق مشہور ریفارمر کا بیان کیا گیا ہے اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے قیمت ۵ر

(۶) اصلاح اخلاق

اس میں راست گوئی۔ پولیس۔ پاک دامنی۔ ٹیمپرینس۔ اخلاقی دلیری وغیرہ کا مفصل بیان کرکے اُن کے متعلق اصلاحوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۳ر

دلچسپ کہانیاں

رام پال سنگھ	اردو ۴ر رومن	۸ر
چندر سیلا	"	۲ر
چندر سیلا	مجلد	۶ر
عزت بیشال	" ۳ر	۵ر
عزت بیشال		۸ر
تلاش حق	"	۳ر
تلاش حق	"	۲ر
شریف بیبیاں	"	۳ر
شریف بیبیاں	"	۲ر
حالات جاپان	" ۳ر "	۸ر
دولت لازوال	"	۳ر
دولت لازوال		۵ و ۵ر

متفرق کتابیں

استیر باتصویر	نیا ایڈیشن	عر
مسیح کی تعلیم	اردو	۴ر
مسیح کی تعلیم	رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم	مجلد	۱۲ر
ہدایت تیمارداراں		عر
کشف الحقائق		۸ر
رسالہ شادی		۱ر
آواگون یا آئندہ زندگی		۲ر
وشنو کے دس اوتار		۲ر
رشیوں کے آبائی وطن		۲ر
ویدک تصنیفات		۱ر

ملنے کا پتہ

تمام کتابیں ریلیجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں



نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۶ - فروری ۱۹۰۹ء

ہم نے بڑے افسوس کیساتھ سنا ہو کہ ہمارے بزرگ پادری ڈاکٹر کے سی چیٹرجی صاحب کے اکلوتے بیٹے مسٹر گولکناتھ چیٹرجی صاحب نے جو گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر تھے۔ ۱۹ امہجال کی صبح کو دل کی بیماری سے انتقال کیا۔ مسٹر گولکناتھ چیٹرجی اعلے تعلیم یافتہ اور عالم و فاضل ہونے کے علاوہ بڑے حلیم اور فروتن اور محبتی تھے۔ غریبوں کی مدد کرنا اُن کی خوشنودی تھی۔ ہندوستانی مسیحی جماعت کے مفید رکن اور صلاح کار تھے۔ وہ نہ صرف فاضل پروفیسر اور معلم ہی تھے بلکہ اپنی اعلے اخلاقی خوبیوں اور محبت کے باعث اپنے شاگردوں کو اپنا گرویدہ کر لیتے تھے۔ اُن کی موت سے نہ صرف مسیحی کلیسیا کو نقصان و صدمہ پہونچا ہے بلکہ صوبہ کی تعلیم یافتہ جماعت کا ایک اعلی ہندوستانی عالم جاتا رہا ہے۔ ہم اُن کی بیوہ اور بچوں اور اپنے معزز بزرگ ڈاکٹر چیٹرجی صاحب اور اُن کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تمام غمزدوں کو اپنی بے بیان اور فہم سے باہر تسلّی عنایت فرماوے۔

شاہی کمیشن نے جو انگلستان میں دماغی امراض کے متعلق غور کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی را ئے ظاہر کی ہے کہ بہت سے پاگلوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ اُن کو پاگل خانہ میں بند کرنے کے بجائے ہسپتالوں میں رکھکر علاج کیا جاوے کمیشن کی اس صلاح نے انگلستان کے لوگوں خاصکر ڈاکٹروں پر بڑا اثر کیا ہے۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر نے چار لاکھ روپیہ دیا ہے کہ اس سے دماغی بیماریوں کے لئے ایک ہسپتال بنایا جاوے یورپ کی ترقی کا یہی بھید ہے کہ وہاں کے لوگ جب کبھی نیکی، بھلائی اور بہتری کی نسبت کسی کام کی ضرورت پہچان لیتے ہیں تو اسی وقت اس کو عمل میں لانے کے لئے عملی کارروائی کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

فرانس کے ایک جوان میڈیکل سٹوڈنٹ کی خود انکاری کا بیان ولائیت کے اخبارات میں شایع کیا گیا ہے۔ اس خود انکاری کے سبب سے ایم لوئس ہنیری کو لیجین آف آنر کی صلیب کا تمغہ عطا ہوا ہے ایم ہنیری فرانس کے ایک مشہور سرجن کا شاگرد جو پیرس کے ہسپتال میں اپنے اُستاد کی کسی اپریشن میں مدد کر رہا تھا اپریشن کے وقت مریض کے زخم سے خراب مادہ نکل کر ایم ہنیری کی آنکھ میں جا پڑا۔ ایم ہنیری کے لئے اپنی بینائی کو بچانے کا فقط یہی ایک طریقہ تھا کہ اپریشن کو چھوڑ کر فوراً اپنی آنکھ کا علاج کراوے لیکن اس وقت اپریشن اور اُس جگہ کو چھوڑنا غالباً مریض کی موت کا باعث ہوتا جوان طالب علم نے بغیر ذرا سی جھجک کے اپنے پروفیسر سے کہا کہ اپنا کام کئے جاویں اُس نے اپنی آنکھ کے لئے کچھ نہیں کیا جب تک اپریشن ختم نہ ہو گیا۔ چند دن کے بعد معلوم ہوا کہ اس مریض کے زخم کے گندے مادے نے آنکھ میں اثر کیا ہے چھ مہینے تک سخت تکلیف اُٹھانے کے بعد آنکھ کو نکالدینا پڑا جب اس واقعہ کی خبر پریسیڈنٹ فالیرس کو پہونچی تو انہوں نے فرمایا کہ جوان۔ ایم ہنیری کو اُس کی بہادری اور خود انکاری کے لئے تمغہ ملنا چاہئے۔ پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ ایک غریب کی خدمت کرتے ہوئے جو زخم ڈاکٹر کو لگا ہے وہ کسی حالت میں اس زخم سے کم نہیں جو ایک بہادر سپاہی کو میدان جنگ میں لگتا ہو یہ ایک اور واقعہ ہے جس سے مسیحی دنیا کی فضیلت اور بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ فرض کی ادائیگی اور دوسروں کی بہتری کو اپنی جان کو نقصان پہونچا کر بھی کرنے کے لئے تیار ہو جانا مسیحی زندگی کا پھل ہے جو مسیحی ممالک میں اکثر لوگوں کی زندگی سے ظاہر ہوتا ہے۔

تعلیم نسواں کی اعلی تعلیم کے حامیوں کے لئے یہ خبر بہی تسلی بخش ہو کہ کلکتہ یونیورسٹی کے ایم اے کے امتحان میں دو ہندوستانی لیڈیوں نے بڑی نمایاں کامیابی حاصل کی ہو ان میں سے ایک مس وکٹوریا مکرجی ہیں جو انگریزی علم ادب کے امتحان میں دوسرے درجہ پر رہی ہیں اور بہت سے مرد امیدواروں سے بھی بڑھ گئی ہیں۔ اُن کی ایسی نمایاں کامیابی کے لئے انکو چاندی کا تمغہ عطا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں کا دماغ کسی صورت میں بھی مردوں سے کم نہیں ہے اور ویسی ہی اعلی تعلیم حاصل کر سکتی ہیں جیسا کہ مرد۔ مس مکرجی نے بی۔ اے کے امتحان میں بھی انگریزی زبان میں مضمون لکھنے کے لئے سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے تھے۔ دوسری لیڈی مس ہرنیڈے بالابوس ہیں جو بنگال میں لڑکیوں کے سکول کی اسسٹنٹ انسپکٹر ہیں وہ ذہنی اور اخلاقی سائینس میں اعلی درجہ پر رہی ہیں اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لڑکیاں نہ صرف علم ادب میں بلکہ فلاسفی کے گہرے مسئلوں کے سمجھنے میں بھی لڑکوں سے کسی صورت میں کم نہیں ایسی ایسی کامیابیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہماری لڑکیوں کے لئے اعلی تعلیم کے لئے ویسی ہی سہولتیں ہوں جیسا کہ لڑکوں کے لئے ہیں تو لڑکیوں کے نتیجے کسی صورت میں بھی لڑکوں سے کم نہیں رہیں گے۔

لنڈن ہاسپٹل کے میڈیکل سکول کو کسی نامعلوم شخص نے تیس لاکھ روپیہ دیا ہے کہ طبی تحقیقات اور علم طب کی اعلی تعلیم میں خرچ کیا جاوے اس بخشش کا فایدہ بڑے امپایر کے وہ تمام ڈاکٹر اٹھا سکیں گے جو لنڈن ہاسپٹل میں میڈیکل سائینس کی ترقی کے لئے اپنا وقت دینے کو راضی ہونگے۔ یہ مشتہر کیا گیا ہے کہ اس رقم کے دینے والا اس اُمید سے اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا ہے کہ اس فنڈ کو جس کو اس نے اس طرح سے شروع کر دیا ہے بڑھانے کے لئے اور لوگ بھی چندہ دینے کا موقعہ حاصل کریں تاکہ۔

بہبود اس قدر بڑھ جاوے کہ بیماریوں کے برخلاف جنگ کرنے اور اُن کو دور کرنے کے لئے نہ صرف موجودہ نسل ہی فایدہ اُٹھا سکے بلکہ آئندہ زمانے کی نسلیں بھی فایدہ حاصل کرتی ہیں اس قسم کی خیراتیں مسیحی تعلیم کا ہی نتیجہ ہیں اگرچہ مسیحیوں کی دیکھا دیکھی اب اور قومیں بھی کم و بیش خیرات کے اصلی مقصد کو سمجھنے لگی ہیں۔ اور بعض لوگ خیرخواہ خلایق کے کاموں کیلئے اپنا روپیہ دینے لگے ہیں ہماری بڑی خواہش ہے کہ دنیا کی تمام قومیں اپنے روپے کو فضول اور بے فایدہ کاموں میں خرچ کرنے کے بجائے خیرخواہ خلایق کے کاموں میں صرف کرنا سیکھیں۔

امریکن پرسبیٹیرین مشن کے متعلقہ وڈسٹاک کالج میں جو لنڈھور (مسوری) میں ہے کالج کی بڑی جماعت اور ہائی سکول کی لڑکیوں کو اسسٹنٹ مشنری کا کام کرنے کے متعلق تعلیم دینے کے لئے ایک جماعت کھولنے کا انتظام کیا ہے غرض یہ ہے کہ لائق لڑکیوں اور جوان عورتوں کو خواہ وہ کسی مسیحی فرقہ سے تعلق رکھتی ہوں ایسی تعلیم دیجاوے کہ زنانوں میں انجیل سکھلانے یا مشن سکولوں میں بائیبل ٹیچر بننے یا سپرنٹنڈنٹ یا ٹیچر کا کام کرنے کے لائق ہو جاویں۔ امریکن پرسبیٹیرین مشن کیطرف سے اس جماعت کو پڑھانے کے لئے ایک مشنری مس ایلس بی جونس بی اے کو مقرر کیا گیا ہے۔ یہ لیڈی دس سال تک اس ملک میں مشن کے مختلف کاموں کا تجربہ کر چکی ہیں۔ اور کالج کی پرنسپل کے ماتحت اس قسم کی جماعت کا ذمہ اُٹھانے کے قابل ہیں۔ اُن کے علاوہ مختلف فرقوں کے تجربہ کار مشنری لیکچروں اور عملی کام کے وسیلے بھی اُن کی مدد کیا کریں گے۔ ایک لایق منشی بھی تعینات کیا گیا ہے جو اس جماعت کو اردو سکھلاویگا۔ تاکہ امیدوار اپنے مشن میں اُردو کا امتحان دے سکیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو ہندی سکھلانے کے لئے ایک پنڈت بھی مقرر کیا جاویگا۔ پڑھائی کا عرصہ سکول کی نو ماہ کی دو ٹرم ہوگا اور بورڈنگ اور پڑھائی وغیرہ کے لئے ہر ٹرم کیواسطے صرف ۳۱ روپے لئے جاوینگے

وہ کامیابی جو چرچ مشنری سوسائٹی کو یوگنڈہ میں ہوئی ہے اس زمانے کی مسیحی تواریخ میں ایک عجیب و غریب باب ہے۔ یہ عجیب کامیابی اور ترقی بہت کچھ بشپ ٹکر صاحب اور دیگر سرگرم اور خود انکار مشنریوں کی ان تھک محنتوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے اپنے آرام اور صحت اور جان سے لاپرواہ ہو کر مسیح کی بادشاہت کے بڑھانے کے لئے رات دن کام کیا علاوہ اُن کے اس ترقی اور کامیابی میں یوگنڈہ کے بہت سے سرگرم اور جان نثار مسیحیوں نے بھی بڑا حصہ لیا جنہوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر اپنے وحشی اور بت پرست ہم وطنوں میں مسیحی ایمان اور تہذیب کو پھیلانے میں اُن مشنریوں کی مدد کی۔ ایک ہمعصر نے بشپ ٹکر صاحب کی یوگنڈہ اور مشرقی افریقہ میں اٹھارہ سال تک کی خدمت کی نسبت ریویو کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب وہ پہلے پہل اس ملک میں پہنچے تو اس وقت بپتسمہ یافتہ مسیحیوں کی تعداد دو سو سے زیادہ نہ تھی۔ یہ تعداد بڑھتے بڑھتے ۹۸۷۲۶ تک پہنچ گئی ان میں سے ۳۶۰۰۰ نے پچھلے پانچ سالوں میں بپتسمہ پایا ہے۔ عشاء ربانی میں شریک ہونے والوں کی تعداد سنہ ۱۸۹۱ء میں ۲۰ تھی۔ مگر اب ۱۸۰۴۸ ہے۔ پہلے پہل یوگنڈہ کے دیسی مسیحی کو سنہ ۱۸۹۳ء میں ڈیکن کی اور سنہ ۱۸۹۶ء میں پریسٹ کی تقرری دیگئی لیکن اب ۲۷۹۶ دیسی اُستاد اور مبشر اور ۳۲ دیسی پادری ہیں جس وقت بشپ ٹکر صاحب نے کام شروع کیا تھا اس وقت تمام یوگنڈہ میں صرف ایک عبادت خانہ یوگنڈہ کے دارالخلافہ مینگو میں تھا جس کی چھت پھوس کی تھی مگر اب ۱۰۷۰ عبادت خانے ہیں جن میں ۱۲۶۵۸۱ اشخاص بیٹھ سکتے ہیں اور ہر اتوار کی اوسط حاضری جو ان گرجوں میں ہوتی ہے ۵۲۰۰۰ ہے۔

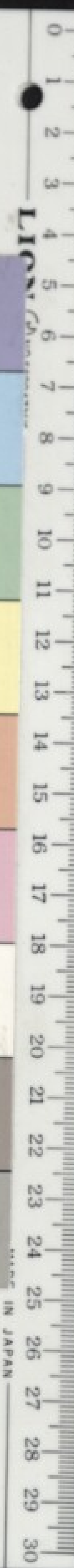
امریکہ کے لوگ بھی عجیب ہیں اور عجیب عجیب تجربے کرنے کی کوشش کرتے ہیں حال میں امریکہ کے ایک صوبہ کیلیفورنیہ میں ایک دیندار شخص نے دس ہزار آدمیوں کو اس بات پر راضی کیا کہ وہ دو ہفتے تک مسیح کی سی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں اور اپنے اپنے تجربات لکھتے رہیں مگر ایک ہفتے کے بعد ہی ان لوگوں نے اپنی ناقابلیت کا اظہار کیا۔ بہتوں نے کہا کہ اگر ہم مسیح کی تقلید کریں تو اپنا روزگار کھو بیٹھیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ امریکہ کے تجارتی کارخانوں میں ہر حالت میں مسیح کی پیروی نہیں ہو سکتی کیونکہ اُن سے چاہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں سے جھوٹی باتیں بیان کریں جھوٹے اور دغا کے خطوط لکھیں۔ ایک لیڈی کلرک نے کہا کہ یہ آسان ہو کہ انسان اپنی پرائیویٹ زندگی میں مسیح کی پیروی کرے مگر اُس وقت پیروی کرنی دشوار ہوتی ہے جب یہ چاہا جاتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کے ساتھ کام کریں جو ہمدردی نہیں رکھتے ہیں۔ ہم اس قسم کے تجربات کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کی سی زندگی بسر کرنے کے لئے مسیح کی طاقت کو حاصل کرنا ضروری ہے جو ایمان کے وسیلے ملتی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ مسیح انسان کی زندگی میں سب سے اوّل جگہ پاوے تب زندگی کے ہر کام اور ہر حالت میں اُس کی پیروی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مسیح کی زندگی ہمارے لئے ایک کامل نمونہ ہے جس میں ہم روز بروز ترقی کرتے جا سکتے ہیں۔

ریویو۔ ایک اندھی لڑکی کی حیرت انگیز سرگذشت

یہ مختصر رسالہ ہیلن کیلر نامی ایک جوان عورت کی حیرت افزا اور سبق آموز سوانح عمری ہے جو ۱۹ ماہ کی عمر میں کسی سخت عارضہ کے سبب کان، زبان اور آنکھوں سے محروم ہوگئی تھی لیکن مستقل مزاجی اور محنت سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنے اور حسب منشا ترقی کر کے فایدہ پہونچانے کا سبب بن گئی ترجمہ مفید اور عمدہ کتاب ہے۔ اچھے سفید کاغذ پر چھپی ہوئی ہے۔

ملنے کا پتہ

فری ایڈیج جنرل ایجنسی انارکلی لاہور



سلطان

باب چہارم

چاندنی چوک کی سیر

راوی۔ چاندنی چوک بھی دلّی کی ناک ہے کیسی عالیشان عمارتیں ہیں سوداگروں کی دوکانیں ہیں کہ سلطان روم کے محلات ہیں کیسی جگمگ کر رہی ہیں کیسا کشادہ بازار ہے۔ درمیان نہر جاری ہے دورویہ درختوں کی قطاریں عجیب لطف دکھلا رہی ہیں آدمیوں کا ہجوم دیکھو کندھے سے کندھا چھل رہا ہے گویا ساری دنیا کے آدمی یہیں اُمڈ آئے ہیں ساتوں ولایت کے آدمی یہاں دیکھ لو ایسے خوشنما اور پر رونق وقت میں یہ تینوں یار حسب وعدہ وقت مقررہ اور جائے معین پر آن حاضر ہوئے لچھمن اور سلطان تو ٹھیک وقت پر موجود ہو گئے محمود بھی دو چار منٹ بعد آن پہونچا۔

محمود۔ السلام علیکم

سلطان۔ علیکم السلام

لچھمن۔ نمستے۔

محمود۔ دیکھو لچھمن پھر تم چھیڑ خانی کرتے ہو۔

لچھمن۔ آپ کا سر آنکھیں نہیں پھر گیا یہ عجیب بات ہے زور آور مارے اور رونے نہ دے تم جو چاہو کہو۔ دوسرا نہ بولے۔ ایسی بھی زبردستی ہر بات میں کیا اسی خوبی پر اخلاق محمدی اور اسلام کی تعریف کیا کرتے ہو۔ آپ نے اپنے مذہب کے مطابق علیک سلیک کی میں نے اپنے طریق پر جواب دیدیا اگر میں قصوروار ہوں تو جناب بھی ہیں۔ عیسیٰ بدین خود۔ موسیٰ بدین خود۔ یہ تمہاری ہی کتاب کا مسئلہ ہے۔ تمہارے صوفی کرام نے بھی فرمایا ہے کہ۔

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

سلطان۔ ارے بھئی لچھمن جانے بھی دو تم بھی اس خبطی کیساتھ وحشی ہوئے جاتے ہو اس کو تو سودا ہے اور سودا بھی وہی جس کا صبح ذکر ہو رہا تھا۔ اس کے تو ہوش بجا نہیں۔ اور خدا سے معلوم ہو کہ کیا کہتا ہے اور کیا منہ سے نکلتا ہے سچ ہے

سودائے بتاں بھی کیا بلا ہے
اس مرض کی کچھ نہیں دوا ہے

محمود۔ آپ بھی اس کے ساتھ مل گئے پھر پھر وہی بات ایسی بھی ہنسی کیا۔ آپ صبح والا سلسلہ پھر شروع کریں۔ ہاں بات کہاں ختم ہوئی تھی یاد ہے۔ شاید کفارہ کا ذکر تھا۔ مگر آپ مختصر طور پر ذکر کریں۔ مجھے اور بھی کام ہے

سلطان۔ بیشک آپکو کام ہوگا۔ کون سے وقت آپ بیکار ہوتے ہیں ایک ہی کام آپکا آپ کے خیال بجا ہے نہیں دیتا۔ اُدھر سے خلاصی ہو تو دین و دنیا کی بات سوجھے۔ آپ کو صبح تک کی بات یاد نہیں اب کب کی یاد رہیگی۔ کلام الٰہی پر گفتگو تھی یا کفارہ پر۔ کیوں بھئی لچھمن۔

لچھمن اور کیا۔ محمود صاحب کو تو اپنی محمودہ کی لگی ہے نگی بھی نہ رہی۔

یہ وہ مرض ہے کہ دشمن کے بھی نصیب نہ ہو۔

ان کو خدا اور خدا کے کلام سے کیا غرض دل ان میں ہو تو کسی بات کی طرف توجہ ہو کسی مسلمان شاعر کا قول ہے۔

جو دل قمارخانہ میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

محمود۔ تم دو میں اکیلا۔ جو جی میں آوے کہو
ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے۔
بے نیازی تیری عادت ہی سہی

سلطان (ہنس کر) اگر یہی سلامت روی پہلے اختیار کی ہوتی تو نوبت بانیجار سید کا معاملہ کیوں ہوتا۔

خیر گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط۔ سنو و دستو۔

خدا غیر متغیر اور لاتبدیل ہے اُس کا علم تمام زمان و مکان کا محیط اس کے واسطے ماضی۔ حال۔ استقبال یکساں زمانہ کی قید سے باہر۔ حاضر و ناظر۔ علیم و بصیر اور واقف راز نہاں ہے۔ اس سے کوئی بھید چھپا نہیں وہ اپنے کام و کلام میں غلطی نہیں کرسکتا۔ توریت و انجیل کلام الٰہی ہیں۔ ان کی نسبت تبدیلی اور تنسیخ کا خیال ہی حماقت کا خیال ہے۔ اس خیال سے گویا ہم خدا کی بے عزتی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح نے جو توریت پر شہادت دی ہے وہ کل کتب الہامی پر حادی ہے جب آپ ایک جم غفیر کے سامنے وعظ فرما رہے تھے تو زبان مبارک سے یوں فرمایا کہ۔

یہ خیال مت کرو۔ کہ میں توریت یا نبیوں کے
صحائف منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ
پورا کرنے آیا ہوں۔ میں تم سے سچ
کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان و زمین
ٹل نہ جاویں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ
توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب
کچھ پورا نہ ہو۔

چونکہ توریت کی نسبت انجیل کا یہ فیصلہ ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے جو توریت کو منسوخ نہیں کرتا اس کی تکمیل کرکے اُس کے گھاٹوں کو پورا کرتا ہے اور ہم انجیل میں توریت کے خلاف یا اس کے نسخ پر کوئی آیت نہیں پاتے۔ بلکہ نہایت صفائی اور وضاحت سے الٰہی ذات اور اُس کی وحدانیت کا بیان ہے اور توریت والی ناکامل قربانیوں کے مقابل یہاں ایک کامل کفارہ کا نہایت عمدگی اور خوبی سے بیان ہے کہ بے چون و چرا ہر ایک سمجھدار کو ماننا پڑتا ہے کہ یہ الٰہی کفارہ انسان کی نجات کے لئے ضروری ہے خیر اس بیان کو چھوڑتا ہوں کیونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور میرے لئے اس کا بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ کیونکہ یہ الٰہی راز ہے جس کا سمجھنا ہر ایک کے لئے اگرچہ آسان بھی ہو۔ مگر بیان کرنا مشکل ہے میں تو

اس کی نسبت صرف اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ

تقاضائے عدالت سے ذمتی تدبیر بچنے کی
مسیحا گر صلیب اور بہ خوں اپنا بہا دیتے

اب قرآن بھی اگرچہ اپنے آپ کو انجیل کا مصداق بیان کرتا ہے مگر اپنے قول و فعل سے اس کو جھٹلاتا بھی ہے اُس کی الٰہی صداقتوں کی تردید بھی کرتا ہے۔

محمود۔ وہ کیسے؟

سلطان۔ ابھی میں نے بیان کیا۔ کہ انجیل میں مسیح کی موت گناہگار انسان کا کفارہ ہے جس سے الٰہی عدالت پوری ہوتی ہے۔ قرآن اس کے خلاف بیان کرتا ہے اس کی موت سے جو کفارہ کے طور پر ہے انکار کرتا ہے۔ اگر انجیل صفحہ ہستی سے اُٹھ جاتی تب البتہ قرآن کی بات مان لینے میں عذر نہ ہوتا۔ اب تو حیرانی ہے کہ کس کو مانیں اور کس کو رد کریں۔

لچھمن۔ یہ بھی کوئی مشکل ہے یہ دونوں کتابیں آپس میں مخالف ہیں اور الٰہی کلام متضاد نہیں ہو سکتا ان دونوں کو ترک کرو۔ میں آپ کو ایک ایسی کتاب بتاتا ہوں جس میں الٰہی صفات اور الٰہی خوبیوں کے علاوہ دنیا کے تمام علم یعنی [?] حیالوجی فزیالوجی۔ تمام زمانوں کے سائنس بھرے پڑے ہیں۔ نیچر کا کوئی ایسا علم نہیں جو اُس میں نہ ہو۔ انگریزوں اور یورپ کی تمام اقوام نے سب علم اور ایجادیں وہیں سے لیں ہیں۔ اُس پر آپ یقین کریں۔ تمام گھبراہٹ دور ہو گی وہ مقدس کتاب وید ہیں۔

راوی۔ یہ بات سنتے ہی دونوں محمدی جوان بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

سلطان۔ کیا خوب دنیا کے تمام علوم تمہارے ویدوں میں ہیں۔ اول تو یہ بات بالکل فضول اور من گھڑت ہے نہ تو آج تک کسی نے ویدوں سے ثابت کیا ہے اور نہ تواریخ اس پر شہادت دیتی ہے۔ دوئم بفرض محال ہو وے بھی تو فائدہ۔ ان علوم کی اگر کسی کو ضرورت ہو تو ویدوں کے پڑھنے میں عمر ضائع کرنا چہ معنے ہ کسی انگریز کی شاگردی نہ لیں گے۔ سکولوں میں تمام اصول سکھائے جاتے ہیں۔ ان اصولوں سے کام لینا اپنی اپنی عقل ہے۔ اچھا خدا کا کلام نکلا۔ ویدنہ ہوئے لوہاروں کا کارخانہ۔ یا ریل کا ورکشاپ ہوا۔ اور جو صفات الٰہی کی نسبت فرمایا ہیں اس کو بھی نہیں مانتا۔ یہ سب آج کل کے تعلیم یافتہ دیانندی آریوں کی من گھڑت ہیں۔ یوں جل۔ وایو۔ اکشا۔ اگنی۔ اندر سورج چند رماہ وغیرہ یہ سب ویدوں کے خدا ہیں آریوں کی فضول تاویلات سے کیا ہوتا ہے میں نے کئی ایک کتابیں ویدوں کے رد میں دیکھی ہیں۔ جن میں آریوں کے تمام دعاوی دلائل قاطع اور براہین ساطع سے رد کئے گئے ہیں اور اگر ہم ان سب باتوں کو مان بھی لیویں۔ تو حاصل ہم تو گناہگار ہیں ہمکو گناہوں کی معافی چاہئے ہم مرنے کے بعد ہمیشہ کی زندگی کے متلاشی ہیں۔ ہم کو گناہوں سے خلاصی اور نجات کی تلاش ہے۔ مرنے کے بعد کیا ہمیں ریل چلانی ہے جو ویدوں سے ڈرائیوری کا کام سیکھیں یا ٹیلیگراف ماسٹر بنیں۔ ہم کو لنکا کی نیویں نہیں ڈالنی جو انجنیری کا پاس کریں۔ سچ پوچھو تو تمہارے خدا اگنی سے انگریز بڑھ کر نکلے۔ جنہوں نے اگنی کو بھی قید کر لیا۔ اور اُس سے بھی کام لیا آریوں کو اگنی پر سوار کر کے دور دراز ممالک کی سیر کروائی ویدوں میں الٰہی صفات برائے نام ہیں اور جو ہوں بھی تو فائدہ کیا۔ اگر میں مان لوں کہ خدا ایک ہے قدوس ہے عادل ہے۔ مجھ گناہگار کو اس سے کیا تسلی۔ بلکہ خدا میرے واسطے اور بھیانک ہوا۔ مجھے تو گناہوں کی معافی اور نجات چاہئے۔ خدا کا ہونا شیطان اور بُرے سے بُرا آدمی بھی مانتا ہے مگر خدا کی ہستی کے علم سے نجات تو نہیں مل جاتی۔ اگر ویدوں میں نجات کا کوئی طریق ہے تو وہ بتلائیے۔

لچھمن۔ نیک اعمال کے بغیر نجات ناممکن ہے

اچھے کرم کرو مکتی پاؤ گے

سلطان۔ اس بھید کو ڈھکا ہی رہنے دیجئے اگر یہی طریق نجات ہے تو ویدوں کی کوئی فضیلت نہیں۔ نانک۔ کبیر۔ گوتم۔ توریت۔ قرآن سب کی یہی پکار ہے یہ تو آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر نیک اعمال ہوں تو پھر کسی کی امداد کی کیا ضرورت ہے مگر کہاں ہے نیکی۔ بے شمار گناہ روز ہوتے ہیں۔ ایک آدھ نیکی ہو گئی تو کیا جنا پہاڑ گرا دیگا۔ دن بھر تو سم الفار کھایا کئے۔ شام کو شربت شفا پی لیا تو کیا بچ جائیں گے۔ شربت میں کیا کہ اثر دور کرنے کی کہاں طاقت ہے یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ اس صورت میں کسی خاص مذہب کی ضرورت نہیں کیونکہ اخلاقی نیکی سب جگہ نیکی ہے تیرتھ جانا یا گنگا نہانا حج کرنا یا کالے پتھر کو چومنا۔ کیا یہ نیکیاں ہیں۔ اصل نیکی تو یہ ہے جو انجیل میں بتائی گئی ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ

خدا کو اپنے سارے دل۔ اپنی ساری
جان۔ اپنی ساری عقل اپنے سارے
زور سے پیار کر اور اپنے ہمسائے کو
ایسا پیار کر جیسا اپنے آپ کو کرتا ہے

اس کے خلاف کوئی شرع نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ ہمارے اسلام میں جہاد کی تعلیم اور تعلیم ایمان بالجبر اُس کے خلاف بھی ہے۔ یہ اخلاقی شرع کا خلاصہ جو حضرت مسیح نے فرمایا کسی بشر سے دنیا میں پورا ہوا ہے تو پھر فرمایئے کہ دنیا کے بچاؤ کی کیا تدبیر دنیا کے مذاہب میں ہے میرے عندیہ میں اب اسکا علاج انسان سے ناممکن ہے انجیل والا طریق اگر سچ ہو اور مجھے یقین ہے کہ سچ ہے کیونکہ اس میں الٰہی عدل اور رحم کا تقاضا بخوبی پورا ہوتا ہے یعنے یہ جو لکھا ہے کہ

یہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لائق
ہے کہ مسیح یسوع گناہ گاروں کے واسطے
دنیا میں آیا اور کردہ گناہگاروں کیواسطے
موا۔ بے گناہ نے گناہگاروں کے لئے اپنی





جان دی۔

نجات خدا کے فضل سے ہے۔

شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی۔ مگر فضل

اور سچائی یسوع مسیح سے پہونچی۔

اور مسیح نے یہ نجات اپنا خون صلیب پر بہا کر خریدی ہے اور اب وہ سب کو مفت دیتا ہے۔ اس کا فرمان ہے جیسا کہ یوحنا نبی نے کہا تھا کہ:۔

"اے سب پیاسو، پانی پاس آؤ جس کے پاس نقدی نہ ہو۔ آوے اور آبِ حیات مفت میں لے۔"

یہ تو انجیل کا مضمون اور عیسائیوں کا عقیدہ میں نے بیان کیا ہے اور میرے خیال میں بھی قرین قیاس ہے البتہ الوہیت مسیح کا مسئلہ ہے جو حل نہیں ہوتا اور نہ کوئی عیسائی ہی اسکو کماحقہ حل کر سکتا ہے میرے خیال میں وحدانیت کا مسئلہ بھی ایسا ہی لاحل ہے جیسا کہ تثلیث کا محض وحدت کا ثابت کرنا بھی کارے دارد۔

مراسلات

ایک سپاہی اور اُس کا عوضی

سنہ ۱۸۴۷ء میں جبکہ اٹلی کی خونریز لڑائی کے سبب اُس کی تمام خوبصورت پہاڑیاں اور سرسبز گھاٹیاں مردہ لاشوں اور زخمی سپاہیوں سے بھرپور ہی تھیں تو ایک نوجوان اس جنگ کیلئے طلب کیا گیا۔ اُس کے والد نے بہت کوشش کی کہ کوئی جوان شخص میرے لڑکے کے عوض میدان جنگ میں جانے کے لئے مل جائے۔ بدیں غرض اُس نے اخبارات میں اپنے مقصد کو مشتہر کرایا اور ساتھ ہی اسی پونڈ کا عطیہ بھی مندرج فرمایا مگر سب لاحاصل ٹھہرا۔

آخر کار وہ دن آ گیا کہ اس کا نوجوان لڑکا میدان جنگ میں جانے کے لئے اپنے عزیز خویش و اقارب سے الوداع کہے یہ نظارہ نہایت رقت انگیز تھا جو حقیقی القلب آدمی اس منظر کو دیکھتا تھا اُٹھ اُٹھ کر افسوس کرتا تھا اُس جوان لڑکے نے ناامیدی کی حالت میں لڑائی کا تھیلا اپنی پیٹھ پر ڈالا۔ بندوق اپنے کندھے پر رکھی اور اس سے پیشتر کہ خانگی مفارقت سوزار و قطار رونے لگا۔ اس کے ہمسایوں میں سے ایک شخص جس کے دل پر اس سانحہ جانگداز نے تلوار کا کام کیا تھا اس جوان کے رخصت ہوتے وقت اس کے پیچھے ہو لیا اور جہاں قاعدے کے مطابق اس کا نام درج رجسٹر ہونا تھا پہونچکر اس جوان کا ہاتھ پکڑا اور کہا۔ عزیز من تیرا رنج میرے دل میں موت سے بڑھکر ہے ادھر آ اپنی وردی مجھے دے میں دیکھوں کہ میرے بدن پر بھی ٹھیک آتی ہو جیسا کہ تمہارے بدن پر ہیں تیرے بدلے میدان جنگ میں جاؤنگا میں تنہا ہوں میرے لئے کوئی نہیں روئیگا اگر میں مرجاؤں تو یاد رکھنا کہ میں تجھے پیار کرتا تھا۔"

الغرض اُس نوجوان کے بدلے اُس نے اپنا نام درج رجسٹر کرایا۔ اور خود میدان جنگ میں گیا لڑا۔ اور آخر کار مارا گیا یہ ایک محبت کی کہانی ہو جو کہ مسیح کے اُس بے حد پیار پر دلالت کرتی ہے جو اُس نے گنہگاروں سے کیا گناہ دنیا میں داخل ہوا اور اسی کے ذریعہ دنیا میں موت بھی آئی لیکن خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ پس خداوند مسیح کے بغیر ہمارا فدیہ نہیں ہوسکتا۔ وہی ہے جو سب کے گناہ اُٹھا لیگیا۔

وہ آیا اور اُس نے بہتوں کے لئے اپنی جان دی متی ۲۰: ۲۸ وہ ہم گنہگاروں کے بچانے کو موا اور اسی اعتقاد سے ہم موت اور ہلاکت سے رہائی پاتے ہیں۔ یہ اعتقاد ہر ایک کو خدا کے نزدیک لے آتا ہے اور جن کو یہ عطا ہوا وہ خدا کے فرزند ٹھہرتے ہیں اور جو اس کے مخالف ہیں وہ موت سے رہائی پا نہیں سکتے۔

کیا تم یقین کرتے ہو کہ خداوند مسیح تم کو گناہ کی تکلیف سے نکال سکتا ہو۔ خدا کا کلام کہتا ہے عبرانیوں ۷: ۲۵ وہ خدا کا برّہ ہے۔ وہ کفارہ ہے جو خدا نے دیا سارڈینیا گورنمنٹ نے پیرسیر کو میدان جنگ میں نہیں بلایا کیونکہ پہلی دفعہ اس کے عوض ایک سپاہی میدان جنگ میں کام آ چکا تھا۔ اسی طرح خدا بھی انسان کے گناہوں کے لئے دوسرا فدیہ نہیں دیتا کیونکہ پہلا فدیہ یا کفارہ مسیح موجود ہے اگر ہم اُس پر ایمان لے آئیں تو وہ ہمارے لئے کافی ہے شاید کوئی کہے کہ میں کس طرح جانوں کہ مسیح میرا عوضی یا میری نجات کا مالک ہو۔ میں کہتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے کہا اس پر ایمان لانے سے خدا کے آگے گھٹنے ٹیکو گناہ کا اقرار کرو اور مسیح کے نام سے معافی چاہو اور روح القدس کی مدد مانگو تاکہ تمہاری آئندہ زندگی خدا کی مرضی کے مطابق کٹے۔ قطعہ۔

رہوں شیطان پہ غالب سچا — ہے روح القدس کی مجھ کو تو قوت
مرا دل تھا جو پہلے کنج کربت — ہے اب اس میں تیری ہی محبت

راقم خاکسار جارج ملٹن نائب لودیانوی۔

ویدک شائستگی

۲۔ آپس میں لڑائی

آریہ لوگ نہ صرف دسیوؤں ہی کے قتل میں مشغول تھے بلکہ وہ آپس میں بھی جنگ کیا کرتے تھے۔ اس امر میں رگوید میں کئی حوالے ہیں جن میں سے بطور نمونے کے دو درج ذیل میں اقتباس کرتے ہیں۔

"اے اندر و ورن . . . . . تم داس و ورترا اور آریوں کو ہلاک کرو تم سدا اس راجے کے لئے حفاظت کے ساتھ آؤ۔" ۷: ۸۳: ۱۔ مطلب یہ ہو کہ سدا اس راجے کے دشمن دسیو ہوں۔ یا آریہ ہوں۔ دونوں کو ہلاک کرو۔

"جنگ کے وقت دونوں طرفین اندر و ورن کو . . .

بلاتے ہیں۔ اِس جنگ میں دِسٹ راجوں سے حملہ کئے ہوئے سدا س کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم نے بچایا تھا" ۷: ۸۳: ۶ سو آریہ لوگ آپس میں بھی لڑا کرتے تھے۔

۴۔ جنگی سامان

رگوید ۱: ۴۲: ۱۰ میں ورمہ یعنے زرہ کا ذکر ہے۔

۴: ۳۴: ۹ میں زرہ کا دوسرا نام اَستر ہے ۶: ۲۷: ۶ میں قیس سو زرہ پہنے ہوئے دشمنوں کا ذکر ہے یعنے ایک قسم کا بکتر یا سینہ بند پہنا جاتا تھا۔ چنانچہ ۵: ۵۵: ۶ میں طلائی بکتروں کا ذکر ہے یہاں پر بکتر کے لئے لفظ اَتک آیا ہے بکتر کا دوسرا نام رکمہ ہو جو عموماً سونے کا ہوتا تھا مثلاً ۵: ۵۵: ۱۱ میں سر پر ایک قسم کا سرپیچ ہوتا تھا مثلاً مرت دیوتاؤں کے سروں پر طلائی سرپیچوں کا بیان ہے (۵: ۵۴: ۱۱ و ۹: ۷: ۲۵) ان جگہوں میں سرپیچوں کے لئے لفظ شپر استعمال ہوا جس کے معنے سائنا چارج نے شرستران (پگڑی) اور ولسن صاحب نے دتاج یا سرپیچ) کیا۔ ۲: ۳۴: ۳ میں لفظ شپرا کے عوض لفظ سپرا لفظ کے معنے تک لکھا۔ مگر یہاں پر شرستران کیا ہے یہاں بھی مرت دیوتاؤں کا بیان ہے اور لکھا ہے "اے مرتو تم طلائی سپر اوڑھے ہوا" گریفت صاحب نے یہاں پر سپرا لفظ کا ترجمہ وسر (چہرہ پوش) کیا۔ لیکن بابو رمیش چندر دت شک کرتے ہیں کہ اس امر کا کوئی پتا نہیں ملتا ہے۔ کہ ہندوستان میں وسر کا استعمال تھا۔ سو غالباً سپرا یہاں پر ایک قسم کی پگڑی ہی ہوگا۔

بعض دیوتا جنگی بھیس میں دکھائے گئے ہیں جن میں مرت بہت مشہور ہیں مرت لفظ عموماً صیغہ جمع میں استعمال کیا گیا۔ سو مرت ایک نہیں بلکہ شمار میں بہت اور اکٹھے رہتے ہیں ۵: ۵۴ میں ویدک رشی ان کو یوں پکارتے ہیں کہ "اے مرتو جو لوز تمہارے زیوروں (انجی) میں تیروں یا تلواروں (باشی) میں ناؤں (سرک) میں طلائی بکتر (رکمہ) میں اور پاؤں کے کڑوں (کھادی) میں زیبائش دے رہے ہیں اور رتھ اور کمان میں موجود ہیں (ہم ان کی ستائش کرتے ہیں)"

سپھر ۵: ۵۴: ۱۱ میں "اے مرتو تمہارے کندھوں پر تیر ہے (رشٹی) پاؤں میں کھادی سینوں پر رکمہ اور رتھوں پر خوبصورت نور ہے تمہارے دونوں ہاتھوں میں آگ سے چمکائی ہوئی بجلیاں زیب دیتی ہیں اور سروں پر طلائی شپرا پھیلے ہوئے ہیں"

۵: ۵۷: ۲ میں "اے عقلمند مرتو تمہارے پاس باشی رشٹی عمدہ کمان تیر ترکش افضل گھوڑے اور رتھیں ہیں تم ہتھیار بند ہو اے پرشنی کے بیٹو ہماری بھلائی کرنے کے لئے آؤ۔"

ان رچوں سے اُس زمانے کی جنگی پوشش اور ہتھیاروں کا پتا لگتا ہے پوششوں میں زرہ بکتر سرپیچ مشہور تھے کئی طرح کے زیور جن کا عام لقب انجی تھا پہنتے تھے گلے میں مالا (سرک) اور ہاتھ اور پاؤں میں کڑے (کھادی) ڈالتے تھے ہتھیاروں میں باشی یعنے تبر یا تلوار رشٹی یعنے نیزہ کمان اور تیر کا پتا لگتا ہے اُن دنوں میں بندوق وغیرہ کا استعمال نہ تھا کہیں کہیں بجلی کے ساتھ نیزے کی تشبیہ دی گئی۔

۵: ۵۲: ۱۶ گھوڑوں اور رتھوں کو بھی جنگ میں لیجایا کرتے تھے پیشتر دودھکر کے بیان سے جنگی گھوڑوں کا ثبوت دیا گیا۔ گھوڑوں کو بعض وقت سونے کے زیورات سے آراستہ کرتے تھے۔ مثلاً ۴: ۲: ۸ میں "اے اگنی تو اپنے گھر میں سونے کی زیورات سے آراستہ ہوا گھوڑے کی طرح اس یجمان کو پاپ سے بچا" زمانہ حال میں بھی ریاستوں میں راجاؤں کے خاص خاص گھوڑے سونے کی زیورات سے آراستہ کئے جاتے ہیں۔ دشمنوں کے تیروں سے بچنے کے لئے بعض رتھوں کو گائے کے چمڑے سے مرھتے تھے مثلاً ۶: ۴۷: ۲۶ و ۲۷ میں گائے والی اور گائے سے ڈھنکی ہوئی رتھ کا بیان ہے سائنا چارج نے گائے سے گائے کا چمڑا مراد لیا کیونکہ گائے سے رتھ ڈھنپی نہیں جاسکتی ہے۔

لڑائی میں نقارہ بھی بجایا کرتے تھے مثلاً "اے نقارہ (دُنڈبھی) تو اپنی آواز سے آسمان اور زمین کو بھر دے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو اندرا اور دیگر دیوتاؤں کے ساتھ ملکر ہمارے دشمنوں کو دور بھگا دے" ۶: ۴۷: ۲۹

"اے نقارہ تو ہمارے دو دشمنوں کو رلا تو ہمیں طاقت بخش تو تند دشمنوں کو دکھ پہونچا کر بلند آواز کر۔ اے نقارہ وہ جو ہمارا نقصان کر کے خوش ہوتے ہیں تو انکو دور کر تو اندر کے مکّے کی مانند ہے ہم کو مضبوط کر" ۶: ۴۷: ۳۰-

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نقارہ سب لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے تمام وقت بلند آواز کر رہا ہے ہمارے ہادی گھوڑوں پر سوار ہو کر اکٹھے ہوئے ہیں اے اندر کا شکر ہمارا لشکر جو رتھ پر سوار ہے جنگ میں فتح حاصل کرے" (۶: ۴۷: ۳۱)

اُن دنوں میں تیر کیسے ہوتے تھے۔ اُس کا اشارہ ۶: ۴۶: ۱۱ میں پایا جاتا ہے "اے اندر تو اب ہماری بھلائی کے لئے مددگار ہو جس وقت ان دشمنوں کے پروالے تیز چمکیلے تیر آکاش سے گرتے ہیں اُس وقت ہمارے ہادی کی جنگگاہ میں حفاظت کیجیو"

۶: ۳: ۵ میں لوہے کے ہتھیاروں کو تیز کرنے کا ذکر ہے چھٹے منڈل کے ۷۵ ویں سوکتہ ایک عجیب سوکتہ ہے کسی ویدک شاعر نے اس سوکتہ میں جنگی سامان وغیرہ کی تعریف کی یہاں پر اس میں سے چند رچہ اقتباس کرتے ہیں۔

"۱۔ لڑائی واقع ہونے پر دیر راجا جب زرہ پہن کر نکلتا ہے تو اُس کی صورت بادل کی مانند ہوتی (اے راجا) تو بے چھیدے جسم میں فتحیابی حاصل کر زرہ کی فوقیت تیری حفاظت کرے۔

۲۔ ہم کمان سے گایوں کو جیت لیں گے۔ کمان سے جنگ فتح کرلیں گے۔ کمان سے تیز تند دشمنوں کو ہلاک کریں گے کمان دشمن کی تمنا برباد کرے ہم کمان سے سب سمت فتح کرینگے

۳۔ کمان میں لگا ہوا یہ چلہ لڑائی کے وقت لڑائی کے پار اتارنے کے لئے گویا پیاری بات کہنے کو دکمان پر چڑھنے



والے کی، کان کے پاس آتا ہے اور بیوی جس طرح اپنے پیارے شوہر کو بغلگیر کرکے باتیں کرتی ہے اسی طرح چلہ تیر کو بغلگیر کرکے آواز کرتا ہے۔

۵۔ جو ترکش بہت سے (تیروں) کا باپ ہے بہت سے (تیر) اس کے بیٹے ہیں (تیر نکالتے وقت) یہ ترکش آواز کرتا ہے اور لڑنے والے کی پیٹھ پر آشکارہ لڑائی کے وقت تیر نکالکر سارا لشکر جیت لیتا ہے۔

۶۔ اچھا سارتھی رتھ پر بیٹھکر اپنے سامنے کے گھوڑوں کو جہاں جہاں لے جانا چاہتا ہے وہاں وہاں لیجاتا ہے۔

۷۔ گھوڑے اپنے کھروں سے گرد اڑا کر رتھ کے ساتھ زور سے دوڑتے ہوئے آواز کرتے ہیں اور بھاگتے نہیں بلکہ تند دشمنوں کو پاؤں سے کچلتے ہیں۔

۸۔ . . . . رتھ میں ان کے ہتھیار زرہ وغیرہ دھرے ہوئے ہیں ہم ہمیشہ خوش دل ہوکر اس کمک دینے والی رتھ کے پاس جاتے ہیں

۱۱۔ (تیر) عمدہ پر رکھتا ہے۔ ہرن اس کی دانت ہے وہ گائے کی (نس کے چلے ہیں) اچھی طرح لگا ہوا ہے اور پھینکا جا گرتا ہے۔ جہاں آدمی اکٹھے یا علیحدہ ہو کر پھرتے ہیں وہاں تیر ہم کو سکھ دیوے (ہرن تیر کی دانت ہے اس کا مطلب ہرن کی سینگ سے تیر کی نوک بنائی جاتی تھی)

۱۳۔ اے چابک اچھے عقلمند سارتھی (تجھ سے) ان (گھوڑوں) کے . . . . پیٹھے پر مارتے ہیں تو لڑائی میں گھوڑوں کو بھیجے۔

۱۴۔ دستگنہ (دیکھنے) وہ چمڑا جو ہاتھ کو چلے کی چوٹ سے بچانے کے لئے کہنی سے پیچھے لپیٹا جاتا تھا) چلے کی چوٹ کو روک کر سانپ کی طرح ہاتھ کو لپیٹتا ہے۔ اور . . . . زور آور ہو کر ہر طرح سے مرد کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۵۔ جو زہریلا ہے جس کا سر نقصان پہنچانیوالا ہے اور جس کا مونہہ لوہے سے بنا ہوا ہے اُس بڑے تیر (دیوتا) کو سجدہ کرتے ہیں۔ جو پرجنیہ کے کام کا پھل ہے۔ (ان کے خیال میں پرجنیہ دیوتا مینہہ برساتا ہے مینہہ سے سرکنڈا اُگتا ہے سرکنڈا سے تیر بنتا ہے اس لئے تیر کو پرجنیہ دیوتا کے کام کا پھل کہا)

مذکورہ بالا باتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدک زمانے کے جنگی سامان بہت کچھ شائستہ زمانے کے سامان تھے لیکن ان دنوں میں مغربی شائستگی نے جو جنگی سامان برپا کیا۔ ویدک جنگی سامان اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا

مہربانی کی ایک عمدہ مثال

شاہ آسٹریا اپنی سلطنت میں بہت پیدل پھیرا کرتا تھا تاکہ وہ اُن لوگوں کی کما حقہ دادرسی کرسکے جن کی فریادوں کی صدائیں اُس کے تخت تک نہیں پہنچتیں اور شخصی طور سے محتاجوں اور مسکینوں کو تسلی دے سکے

ایک دفعہ جبکہ وہ ایک گرجے سے نکل کر محتاجوں کو خیرات دے رہا تھا تو اُس کی نظر ایک بارہ سالہ لڑکے پر پڑی جو کہ ڈرتا ڈرتا اُس کی طرف قدم بڑھاتا تھا شاہ نے اُس سے کہا کہ میرے چھوٹے دوست میں تمہارے واسطے کیا کروں۔ ان مہر آمیز الفاظوں سے لڑکے کو جواب دینے کی جرات ہوئی اور اُس نے اضطراب کی حالت میں لرزتی آواز میں کہا۔ آہ جناب آپ ایسے مہربان ہیں کہ آپ کسی کو شکستہ دل نہیں کرتے اور اپنی کریم النفسی سے خیرات کے ہاتھ کسی سے نہیں کھینچتے۔

شاہ نے کہا بیشک میں تمہیں خیرات نہ دینے سے افسوس کرونگا۔ مگر تم مجھے یہ بتلاؤ کہ کیوں تم خیرات مانگتے ہو؟ تمہارے طریقے اور تمہاری بول چال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم عوام الناس میں سے نہیں ہو۔ تم کیوں روتے ہو اور مدد کی درخواست کرتے ہوئے کیوں شرمندہ ہوتے ہو؟ لڑکے نے جواب دیا کہ جناب آپ اس قدر نیک ہیں کہ میں آزادانہ بات کرنے کی جرات کرتا ہوں۔ کچھ عرصہ گذرا کہ ہم مفلس ہوگئے ہیں۔ میرا والد شاہی فوج میں ایک جوانمرد افسر تھا۔ بیماری کے باعث اُس نے اُس خدمت کو ترک کیا اور شاہی پنشن پر اپنے خاندان کی پرورش کرتا رہا۔ مگر اس سال کے شروع میں وہ فوت ہوگیا اور ہم کو بالکل مفلس چھوڑ گیا۔

شاہ نے کہا اے غریب لڑکے کیا تیری والدہ زندہ ہے لڑکے نے جواب دیا ہاں جناب زندہ ہے اور میرے دو بھائی اور ہیں جواب اُس کے پاس ہیں۔ وہ کئی ہفتوں سے پلنگ پر سے اُٹھ نہیں سکتی۔ اور ہم میں سے ایک اُس کی خبرگیری کے لئے رہتا ہے۔ اور دو دیگر خیرات مانگنے کے لئے باہر جاتے ہیں یہ کہہ کر لڑکا زار زار رونے لگا۔ شاہ نے کہا اے میرے لڑکے تسلی پکڑ میں دیکھوں گا کہ میں کس طرح تمہاری مدد کرسکوں کیا تمہارے نزدیک کوئی ڈاکٹر بھی رہتا ہے۔ لڑکے نے جواب دیا۔ ہاں جناب دو ڈاکٹر رہتے ہیں۔ بہت اچھا شاہ نے کہا ان میں سے ایک کو اپنی ماں کے معالجہ کے لئے بلاؤ۔ اور یہ کچھ روپیہ لو یہ ڈاکٹر کی فیس نہیں بلکہ تمہارے ہفتے کے خرچ کے لئے ہے۔ اے لڑکے امید رکھ کہ تمہارے والد کی نیک خدمت بغیر اجر نہ رہیگی۔

لڑکے نے حیرانگی سے شاہ کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا آہ جناب میں کس طرح کافی طور سے آپ کا شکریہ ادا کرسکتا ہوں آپ نے میری والدہ کی جان بچائی اور ہماری احتیاجوں کو رفع کیا۔ شاہ نے کہا لڑکے جاؤ اور جلد کوئی ڈاکٹر تلاش کرو لڑکا چلا گیا۔ اور شاہ بھی اُس کے پیچھے اس بدبخت بیوہ کے مکان میں داخل ہوا۔

وہ کمرہ جس میں وہ بیوہ لیٹی ہوئی تھی بہت میلا تھا۔ وہاں کوئی سامان ایسا نہیں تھا۔ جو اس خاندان کی تشفی کا باعث ہو۔ جبکہ شاہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیوہ اور اس کے لڑکے حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے شاہ نے مودبانہ طور سے کہا۔ میڈم! میں ایک ڈاکٹر ہوں۔ تمہارے ہمسایے میں سے مجھے ایک سے معلوم ہوا کہ آپ بیمار ہیں اور میں آپ کے معالجے کے لئے آیا ہوں۔ بیوہ نے جواب دیا۔

آہ! خواب میں آپ کی تکلیفات کا اچارہ کس طرح کر سکتی ہوں شاہ نے بغیر کچھ کہے ایک موٹی سی کوچ جو وہاں پڑی تھی۔ کھینچی اور اس پر بیٹھ کر ایک کاغذ پر چند سطور لکھیں اور کہا میڈم! میں یہ نسخہ یہاں چھوڑے جاتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ تندرست ہو جاوینگی۔ شاہ چلا گیا اور اس کے بعد اُسکا بڑا لڑکا ایک ڈاکٹر کو لیکر مکان میں داخل ہوا۔

لڑکے نے کہا آہ مہربان مجھے آج ایک شریف اور مہربان آدمی ملا اور یہ روپیہ اس نے مجھے دیا۔ ماں کچھ فکر مت کرو ہم اس میں سے کچھ روپیہ ڈاکٹر کو اور باقی سے دیگر چیزیں خریدیں گے جب تک آپ توانا نہ ہو جائیں۔ ماں نے کہا بیٹا ابھی ایک اور ڈاکٹر یہاں پر آیا تھا اور وہ یہ نسخہ یہاں پر چھوڑ گیا ہے۔ لڑکے نے اس کاغذ کو لیا جس پر شاہ نے لکھا تھا۔

لڑکے نے کہا او۔ ماں یہ نسخہ تو بہت اچھا ہے اس میں تو آپ کی پنشن کا آرڈر لکھا ہے اور بادشاہ کا اس میں دستخط ہو۔ ماں سنو اس میں یوں لکھا ہو۔

میڈم! مجھے آج شہر میں تمہارا فرزند ست لڑکا ملا اور اس سے معلوم ہوا کہ میرے بہادر افسروں میں سے ایک کی بیوی سخت تکلیف کی حالت میں ہے میں اس سے مطلق بے خبر تھا مجھ پر ناانصافی کا کوئی داغ نہیں ہے میرے لئے مشکل ہے کہ میں اس ہر ایک بات سے واقف ہوں جو میری مملکت میں ہوتی ہے۔ اب جبکہ مجھے تمہاری تکلیف کی خبر ملی میں نہ صرف تمہاری صحت ہی کے لئے کوشش کرتا ہوں بلکہ جہاں تک ہو سکے تمہاری مدد کرونگا میں بہت جلد تمہارا نام پنشن لسٹ میں داخل کرونگا اور ایک ہزار فلورنس سالانہ تمہیں ملیں گے اور تکیہ کرو کہ تم اس میں خوش ہوگی۔

شعر و سخن

غزل تائب لودھیانوی

کسے ہے تاب نظارہ بھلا اس روئے انور کا
سلامی جس کے در پہ سر ہے خورشید خاور کا

میں وہ ہوں تشنہ لب کیسے چشمۂ خون مسیحا کو
نہیں کچھ ذکر یاں پہ آب زمزم حوض کوثر کا۔

تصور میں مسیح کے دامن کی عین تمنا ہے
کبھی تو نکلیگا ارمان ہمارے دیدۂ تر کا۔

الٰہی جستجو میں ہیں تری گو قافلے صدہا
پتا ملتا نہیں بے راہ کو لیکن ترے گھر کا

مبارک ہو شہنشاہو تمکو تاج و تخت سلطانی
مجھے دربان ہی رہنا ہو شرف عیسیٰ ترے در کا

بچایا عاصیوں کو تو نے بن کر منجئ عالم
مقدس باب عالی میں ہمارا رتبہ تقرر کا۔

تری حمد و ثنا میں کی بسر اوقات دنیا میں
نہیں تائب کو اے عیسیٰ ترے کچھ خوف محشر کا

ہندوستانی انارکسٹ یورپ میں

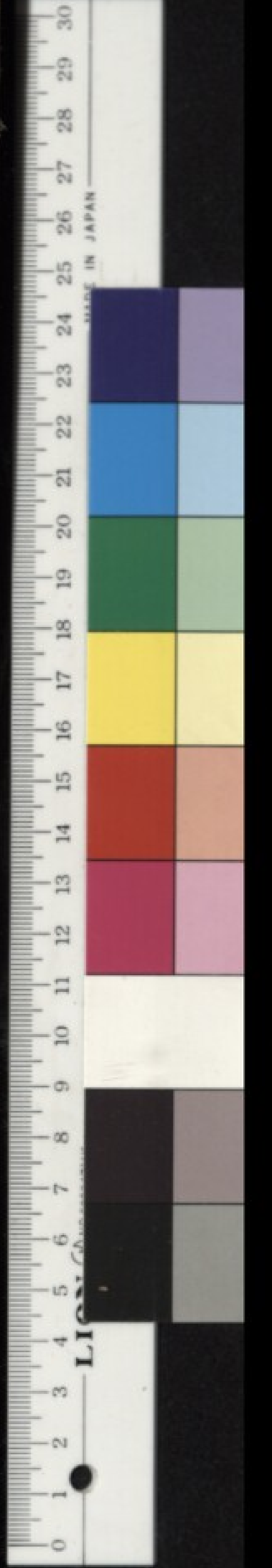
لنڈن ٹائمز نے ہندوستانی انارکزم کے متعلق ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ انارکسٹوں کے اصلی استاد لنڈن یا پیرس میں سکونت رکھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی ضرور خبر لینی چاہئے اور ان کو سبق دینا چاہئے کہ انگلستان میں بغاوت اور خونریزی کی قرار واقعی سزا دلا سکتی ہے اور یہ کہ کلکتہ کی نسبت لنڈن میں سڈیشن کا وعظ کرنا آسان نہیں ہے۔

انتخاب الاخبار

انارکسٹوں کی ایک نئی شرارت
سرکاری بنگالی وکیل کا خوفناک قتل

معلوم ہوتا ہے کہ ملعون انارکسٹ فرقہ ہندوستان بالخصوص بنگال سے کالعدم نہیں ہوا۔ دسمبر گذشتہ میں نیا قانون فوجداری پاس کیا گیا تھا کہ ایسے بدمعاشوں کو جلد کیفر کردار کو پہنچایا جا سکے اس وقت سے انارکسٹ دم بخود ہو کر چپ ہو رہے تھے اور خیال ہونے لگا تھا کہ اغلباً یہ کوئی شرارت نہیں کریں گے۔ لیکن یہ گمان ضرور تھا کہ ملک ان شیطانوں کے وجود سے قطعی پاک نہیں ہوا۔ اور عجب نہیں کہ کسی دن کوئی خوفناک واردات کریں۔ یہ خیال صحیح نکلا۔ یعنے ایک انارکسٹ نے قتل کی واردات کی۔

۸ فروری کو ساڑھے چار بجے شام وقت عدالت پولیس مجسٹریٹ علی پور کلکتہ میں بابو آشوتوش بسواس سرکاری وکیل ایک مقدمہ سازی تقلب کی پیروی سے فارغ ہو کر اپنی گاڑی میں سوار ہونے کے لئے کمرہ عدالت سے باہر جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک نوجوان نے ریوالور کا فائر کیا۔ گولی لگتے ہی وکیل مذکور چلا اُٹھے "باپ رے" اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے قاتل نوجوان نے تین گولیاں یکے بعد دیگرے چلائیں عدالت میں سنسنی چھا گئی۔ ایک کنسٹبل پولیس نے ہمت کر کے قاتل کو گرفتار کر لیا اتنے میں دو کنسٹبل اور آ گئے اور پستول چھین لیا گیا دوسری گولی کی آواز سنکر کورٹ انسپکٹر مسٹر باجپی باہر نکل آئے اور بسواس بابو کو خون میں لتھڑا ہوا پایا گولیوں کے زخموں سے خون بہ رہا تھا اور بابو بالکل بیہوش تھا۔ انہیں اُٹھا کر اپنے کمرہ میں لے گئے۔ صاحبان مجسٹریٹ اور وکلا جمع ہو گئے سب سخت افسوس اور حیرت ظاہر کرتے تھے۔





سیلی گولی چلنے پر اس قدر گھبراہٹ چھائی کہ وکیلوں نے دروازے بند کر لئے اہل مقدمات بھاگ گئے ایک بنگالی اخبار کا ایڈیٹر خوفزدہ کی آواز سنکر غش کھا کر گر پڑا جسے بڑی مشکل سے ہوش میں لایا گیا۔ مجروح سرکاری وکیل کو سواری گاڑی ہسپتال بھیجا گیا مگر راستہ میں دم نکل گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جس دن یہ واردات ہوئی صبح کے وقت مسٹر بسواش اپنے نئے مکانات کو جو انہوں نے حال میں تعمیر کرائے ہیں اور جو عنقریب مکمل ہو چکے ہیں اپنے دوستوں کو ساتھ لیکر دیکھتے رہے اور کہا کہ فلاں حصہ میں بیٹھا کرونگا۔ دوسری طرف گھر کے لوگ رہیں گے۔ دوستوں نے پوچھا آج آپ کچہری جائینگے۔ جواب دیا کہ ہاں مگر جلدی واپس آجاؤنگا۔ افسوس بابو صاحب کو اتنی مہلت بھی نہ ملی کہ اپنے عزیز و اقارب کا منہ دیکھ سکتے یا اپنے دل کا حال بیان کرتے۔ جب گھر میں ان کے اچانک مرنے کی خبر پہونچی تو کہرام مچ گیا۔ چنگے بھلے گھر سے گئے اور موت نے قابو کر لیا سچ ہے:

کیا بھروسا ہے زندگانی کا۔ آدمی بلبلا ہے پانی کا

قاتل نے گرفتار ہونے پر اپنا نام چارو چندر بوس ولد کیشب چندر بوس بتلایا اور کہا کہ ضلع کھلنا کے ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں اندنوں رشیہ روڈ بھوانی پور کلکتہ میں ایک مکان کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ ملزم کی عمر ۱۹۔۲۰ سال کے درمیان ہے قد چھوٹا سا ہے وجہ قتل یہ بتلائی کہ مقتول سے خاندانی عناد تھا۔ اب اس کا بدلا لیا ہے۔ جب جیلخانہ لیجانے لگے تو بیان کیا کہ ڈھاکہ کے بھگوڑی نامی ایک شخص نے مجھے ترغیب دی کہ آشو بابو ہمارے بھائیوں کو پھنسانے کے لئے علی پور بم کیس میں بہت کوشش کر رہا ہے تمہارے نام کا قرعہ نکلا ہے کہ تم اس کو قتل کرو۔ میں چار پانچ دن سے مقتول کی تلاش میں تھا۔ آج موقعہ ملنے پر وار کرکے کام تمام کر دیا۔

آشو بابو بڑے مشہور اور نیکنام وکیل تھے آپ کی عمر ۵۵ سال کے قریب تھی۔ قانونی لیاقت اعلیٰ درجہ کی تھی۔ علی پور بم کیس شروع ہونے پر ملزمان نے انہیں اپنی طرف سے پیش کرنا چاہا تھا چنانچہ ارنبد گھوش کی طرف سے پیش ہونے کے لئے مقتول پلیڈر نے سرکار میں درخواست بھی دی تھی سرکار نے اجازت نہ دی جس پر سرکار کی طرف سے پیروی کرتے رہے مسٹر نارٹن کو ان سے بہت مدد ملتی تھی قتل کے اگلے دن علی پور بم کیس کی سماعت ملتوی ہوئی اظہار افسوس میں سرکاری اور ملزمان کے وکلا اور صاحب سیشن جج نے ہمدردی آمیز تقریریں کیں لاٹ صاحب بنگالہ اور حضور والسرائے نے ناگہانی موت کے اظہار رنج میں مقتول کے پسماندگان کو ہمدردی کے پیغام بھیجے ہیں۔

پولیس اپنی تحقیقات ختم کر چکی ہے اور ۱۵ فروری سے عدالت علی پور (کلکتہ) میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی پہلے تجویز ہوا تھا کہ اس مقدمہ کو جیل کے اندر سماعت کیا جائے کیونکہ احتمال ہے کہ بہت لوگ مقدمہ سننے کے لئے آویں۔ اور پولیس کو انتظام کرنے میں دقت پیش آئیگی لیکن آخر میں یہی فیصلہ ہوا کہ کھلی عدالت میں مقدمہ سنا جائے پولیس نے اس قسم کی مزید واردات روکنے کے لئے بہت بڑا انتظام کیا ہے۔ ملزم پر قتل عمد کا الزام ہے جس کی سزا بالعموم موت ہوا کرتی ہے۔

ملزم نے حسب ذیل بیان لکھایا۔ میرا نام چارو چندر بوس ہے میری عمر ۱۹۔۲۰ سال کے قریب ہوگی میرے باپ کا نام کیشو لال بوس ہے میں بے نوکر ہوں میرا مسکن موضع سوگونیا ضلع کھلنا میں ہے۔ پچھلے دنوں ۱۳۰ رشیا روڈ میں رہتا تھا۔ میں نے آشو بابو کو اس پستول سے قتل کیا ہے۔ قتل اس لئے کیا کہ وہ ملک کا دشمن تھا وہ ہمیشہ ہمارے ہموطن اور بے گناہوں کے خلاف سرکار کی طرف سے پیروی کیا کرتا تھا اور کوشش کرتا تھا کہ انہیں قصوروار ثابت کرے آشو بابو کو کچھ تو میں نے اپنی مرضی سے اور کچھ لوگوں کے کہنے سے قتل کیا ہے مجھے کسی نے یہ فعل کرنے کے لئے خوف نہیں دیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ریوالور (پستول) مجھے کس نے دیا میں اس کا نام بھی نہیں جانتا۔ شہادتیں ختم ہونے پر ملزم زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سپرد سیشن کیا گیا۔ جب اجلاس سے لیجانے لگے تو ملزم نے کہا کہ قسمت میں لکھا ہوا تھا کہ آشو بابو میرے ہاتھوں قتل ہو اور میں پھانسی پر لٹکایا جاؤں۔ اس نے کہا کہ سیشن میں مقدمہ بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں مجھے کل ہی پھانسی لگا دو۔

قاتل کو سزائے پھانسی

چارو چندر بوس قاتل

مسٹر بسواس سرکاری وکیل کا مقدمہ مسٹر رو سیشن جج کلکتہ نے بامداد اسپیشل جیوری ۱۵۔ فروری کو سماعت فرمایا سرکار کی طرف سے صاحب ایڈوکیٹ جنرل بنگال پیروی کرتے تھے ملزم کی طرف سے کوئی پیروکار نہ تھا۔ ملزم کو باتفاق جیوری پھانسی کا حکم سنایا گیا۔ اسکو مہلت ملی کہ اپیل کرے۔ ملزم نے سزائے پھانسی کا حکم لاپروائی سے سنا۔

ریوالوروں کی گرفتاری و دستیابی

۱۶ فروری کی شب کو

کلکتہ پولیس نے دو بنگالیوں کی خانہ تلاشی کی جہاں سے دو پستول برآمد ہوئے یہ ریوالور اسی قسم کے ہیں جیسا کہ سرکاری وکیل کے قاتل کے قبضہ سے پکڑا گیا۔ مسٹر پالٹ بیرسٹر ایٹ لا کی اطلاع پر ایک تالاب سے دو عدد ریوالور برآمد ہوئے پولیس کا خیال ہے کہ تلاشی کے خوف سے کسی دشمن نے جس کے پاس لائسنس نہ تھا پھینک دیئے ہیں۔

لاٹ صاحب کو حادثہ

سر جان ہیوٹ لفٹنٹ گورنر

صوبجات متحدہ کو بمقام آگرہ جہاں وہ ڈویژنل دربار منعقد کرنے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک سخت حادثہ پیش آیا

جس کی کیفیت اس طرح پر ہے کہ ۱۷ فروری کی صبح کو لاٹ صاحب معہ اپنے مصاحب کے بائیسکل پر سوار ہو کر سیر کو نکلے اتفاقاً ایک بیل گاڑی سے ٹکر ہو گئی۔ لاٹ صاحب بُری طرح سے گرے سر میں سخت چوٹ آئی خون جاری ہو گیا۔ ایک ہندوستانی بڑھیا نے یہ حالت دیکھ کر اپنا دوپٹا پھاڑ ڈالا اور لاٹ صاحب کے سر پر باندھ دیا۔ بڑھیا کو یہ مطلق معلوم نہ تھا کہ میں لاٹ صاحب کی تیمارداری کر رہی ہوں بڑھیا کی با موقعہ ہمدردی کا لاٹ صاحب کے دل پر اسقدر اثر ہوا کہ ہزآنر نے بڑھیا مذکور کو پانسو روپے انعام عطا فرمائے اگلے دن سرجان ہیوٹ دربار میں شامل ہوئے

دربار کی کیفیت

آگرہ اخبار اس طرح لکھتا ہے تین بجے سہ پہر کے دربار کا وقت تھا۔ چنانچہ وقت مقررہ تک جملہ سول اینڈ ملٹری افسر اور درباری اپنی اپنی نشستوں پر پہونچ گئے ہزآنر کی گنگا جمنی کرسی ایک اونچے چبوترہ پر لگی ہوئی تھی جس کے گرد درباری اور یورپین صاحبان و لیڈیز کی کرسیاں تھیں ٹھیک تین بجے ہزآنر کی سواری قلعہ میں پہونچی۔ توپ سلامی نے خیر مقدم کی صدائیں بلند کیں اور قریب دربار حال کے گارڈ اوف آنر اور بینڈ نے سلامی دی جس وقت ہزآنر تشریف فرما ہوئے۔ تمام حاضرین نے سروقد استادہ ہو کر تعظیم دی جب ہزآنر کرسی پر رونق افروز ہو گئے۔ تو سب درباری اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد جن صاحبان نے فیمن ریلیف فنڈ کے متعلق عمدہ خدمات انجام دی تھیں انہیں خوشنودی مزاج کی سندیں عطا ہوئیں اور خطاب یافتہ حضرات کو سارٹیفکٹ دے گئے بعدہ صاحب کمشنر صاحب کلکٹر بہادر نے روسا اور کمانڈنگ افسر صاحب نے فوجی افسران کو ہزآنر کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد ہزآنر نے نہایت فصیح و بلیغ اسپیچ ارشاد فرمائی۔ اسپیچ کے اختتام پر عطر و پان تقسیم ہوا۔ اور رسوم دربار بخیریت تمام ختم ہوئے ہزآنر کی ناسازی مزاج کی وجہ سے گارڈن پارٹی ملتوی کر دی گئی بر وقت رخصت بینڈ اور پلٹنیا نے سلامی دی اور توپ نے صدائے رخصتی سنائی ٭

۱۶ فروری ۱۹۰۹ء کو اولاً رسم نہاوی لیمپ عطیہ جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر بمقبرہ تاج گنج آگرہ عمل میں آئی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے لیمپ مذکورہ کے غلاف کو ہٹا کر لیمپ کو زینت افروز فرمایا۔ انجمن اسلامیہ کی جانب سے ٹکٹ داخلہ تقسیم ہوئے تھے۔

ٹرکی و آسٹریا کا عہدنامہ

ٹرکی اور آسٹریا کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اُس کے مسودہ میں حسب ذیل نو دفعات ہیں وہ۔

(۱) آسٹریا اُن تمام حقوق سے دست بردار ہوتا ہے جو معاہدہ برلن کے بموجب اُس کو نوی بازار پر حاصل ہیں (۲) آسٹریا پوری ذمہ داری کے ساتھ بوسنیا اور ہرزیگوونیا کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کریگا اور ان کو اُن کے معاملات و مملوکات میں پوری آزادی عطا کریگا۔ اور اس آزادی میں کسی طرح خلل انداز نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ تاریخ معاہدہ سے تین سال تک ان کو یہ اختیار عطا کریگا۔ کہ ان میں سے جو لوگ چاہیں ترک وطن کر کے ممالک عثمانیہ کو ہجرت کریں۔

(۳) ان صوبجات کے مسلمانوں کی مذہبی آزادی کا آسٹریا ذمہ دار ہے اور وہ ان کو مذہبی آزادی کے سوا تمدنی اور ملکی حقوق بھی عطا کریگا۔ اور ان کے اوقاف کی حفاظت کریگا اور اُن کے اس حق کو تسلیم کریگا۔ کہ وہ مسجدوں میں سلطان کے نام سے خطبہ پڑھیں اور اُن کے مذہبی پیشوا شیخ الاسلام کے تابع ہوں اور اس سے مذہبی احکام حاصل کریں۔

(۴) آسٹریا تاریخ معاہدہ سے دو ہفتے کے اندر ان جاگیروں کے معاوضے میں جو ان صوبجات میں سلطنت عثمانیہ سے تعلق رکھتی ہیں پچیس لاکھ پونڈ ادا کریگا۔

(۵) آسٹریا سلطنت عثمانیہ کے تجارتی اور بحری حقوق کی آزادی کو تسلیم کریگا اور تاریخ معاہدہ سے دو سال بعد سلطنت مذکور سے تجارتی معاہدہ کریگا۔ آسٹریا اس امر کو بھی منظور کریگا۔ کہ اپنی تجارتی اشیاء پر ٹرکی میں ۱۵ فیصدی کے حساب سے بحری چنگی ادا کرے اور اشیاء تجارت میں مٹی کا تیل۔ سگرٹ۔ گندہک۔ الکوہل اور تاش بھی داخل کیا جائے بشرطیکہ آسٹریا کی تجارتی اشیاء کیساتھ وہی سلوک کیا جائے جو دیگر ملکوں کی تجارتی اشیاء کیساتھ کیا جاتا ہے

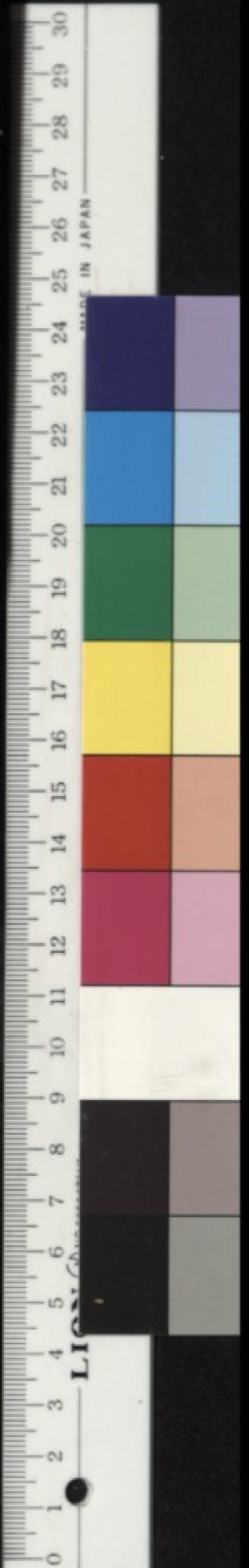
(۶) آسٹریا اپنے ڈاک خانے ٹرکی سے اٹھا لیگا بشرطیکہ دیگر سلاطین یورپ بھی اپنے ان ڈاکخانوں کو جو ٹرکی میں ہیں موقوف کر دیں۔

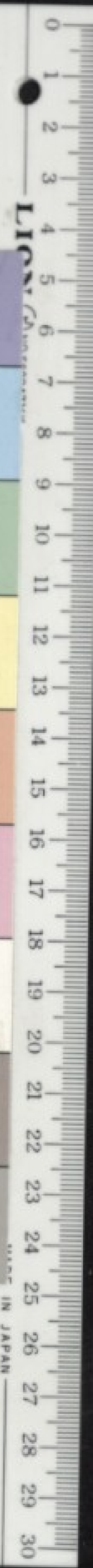
(۷) کانفرنس کے باب میں آسٹریا ٹرکی کیساتھ موافقت کریگا آٹھویں اور نویں دفعہ شرائط مذکورہ بالا کی تکمیل سے تعلق رکھتی ہیں۔

عورتوں کی مسیحی پرہیزگاری کے اتحاد کا قومی جلسہ

مدراس میں میتھوڈسٹ گرجا گھر میں پندرہ جنوری ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوا۔ ہندوستان کی مختلف جگہوں سے ڈیلیگیٹ موجود تھے جو کہ پرہیزگاری کے کام میں سرگرم و پُرجوش تھے نماز کے بعد پریذیڈنٹ مسز جے۔ ایف۔ ٹی ہیلڈ صاحبہ نے ایک فصیح ایڈرس دیا جس میں انہوں نے اس ترقی کی بابت بیان کیا جو کہ اُس پرہیزگاری کے کام میں گذشتہ دو سال میں ہوئی۔ مسز ڈونگ صاحبہ نے سائنٹفک پرہیزگاری پر ایک عمدہ دلچسپ اور مفید مضمون پڑھا۔ انہوں نے بڑی صفائی اور زور سے الکاہل۔ تمباکو اور ناپاکی کے بڑے عیبوں سے بچوں کو آگاہ کرنے کی ضرورت کو پیش کیا۔

گذشتہ مہینوں میں اس کام کو فائدہ پہونچانے کے لئے وہ ہندوستان کی مختلف جگہوں کے اسکولوں کو دیکھتی رہیں۔ تندرستی میں ناصحت کے واقعہ ہونے کے باعث وہ پنجاب میں تشریف آور نہ ہو سکیں۔ اس کنونشن نے ایک کمیٹی دربارہ پرہیزگاری ایک کتاب بنانے اور اسکو اسکولوں کے





افسروں کے آگے پیش کرنے کے واسطے مقرر کی ہے جو کہ ہمارے مدارس ہند کے واسطے مفید ہوگی۔

عام جلسوں کے ایک اجلاس میں مسز ہیلیوز صاحبہ نے ڈبلیو۔سی۔ٹی۔یو کے مدعا کو اور اس کی بڑی ضرورت کو بڑی سرگرمی کیساتھ بیان کیا ہندوستان میں اتحاد فی الحال بہت تھوڑا ہے مگر ایک بڑی تقرر کا حصہ ہے اور بڑی سرگرمی اور پختہ و مضبوط ایمان کے ساتھ کام کر رہا ہے اور بہت فائدہ مند ہے۔

دلچسپ رپورٹیں اس کمیٹی (پرہیزگاری کی کمیٹی) کے مختلف علاقوں سے پڑھی گئی تھیں۔

ضروری درخواستیں گورنمنٹ کے پیش کرنے کے لئے تجویز کیگئی تھیں۔

یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ ماہ ستمبر یا اکتوبر تک ڈبلیو۔سی۔ٹی۔یو کی طرف سے ہندوستان میں ایک منتظم امریکہ یا انگلینڈ سے بھیجی جاویگی جو کہ اپنا سارا وقت اٹھارہ یا انیس مہینے ہندوستان میں سفر کرنے اور اس طرح سے پرہیزگاری کا اتحاد قایم کرنے میں خرچ کریگی۔

اب ہندوستان میں ۴۳ یونین اتحادی جماعتیں ہیں۔ تمام مسیحی عورتیں تھوڑی سی فیس ادا کرنے نشان پہننے اور اقرار نامہ لکھنے سے اس کمیٹی کی ممبر ہوسکتی ہیں غیر مسیحی عورتیں فیس ادا کرنے اور نشان پہننے سے سنگتی ممبر ہوسکتی ہیں سب کو چاہئے کہ اس کمیٹی کے ممبر ہوویں اور اس طرح سے ان کو اس پرہیزگاری کے مدعا کو رسوخ دینا چاہئے تاکہ ہم یہ ہندوستان نشی اشیا کی خوفناک لعنت سے بچ جاوے ہم شخصی طور پر بہت تھوڑا کر سکتے ہیں۔ مگر اتحاد میں بڑی طاقت ہے۔

مندرجہ ذیل تعریف دربارہ ڈبلیو۔سی۔ٹی۔یو مسز پارکر صاحبہ ساکنہ کلکتہ نے تیار کی ہے جو کہ قابل ملاحظہ ہے۔

عورتوں کے مسیحی پرہیزگاری کے اتحاد۔ ڈبلیو۔سی۔ٹی۔یو کا خاص مدعا پرہیزگاری اور صداقت کو ترقی دینے کا ہے اس کا ایک خاص پکا مدعا ہے اور وہ کوئی دوسرا نہیں ہے سوائے مسیح کی بادشاہت کے۔بناوٹی نہیں بلکہ حقیقی ہے جسمانی طور پر نہیں بلکہ اصلیت کے طور پر کلیسیا کے طور پر نہیں بلکہ آدمیوں کے دلوں میں بھلائی اور صداقت سے مسیح کی بادشاہت بنیاد ڈالنے کا ہے اس مطلب کو پورا کرنے کے بے شمار اور مختلف طریقے ہیں مگر اس کا مستقل ایمان ان الفاظوں سے ظاہر ہے۔ "نہ زور سے نہ طاقت سے مگر میری روح سے خداوند رب الافواج فرماتا ہے"۔

کلیسیا، گھر اور اسکول کی عورتو ! کیا تم شخصی ذمہ داری اور منتظمی اتحادی کوشش کی پاک بلاہٹ پر باقاعدہ اجتماع نہ کروگی؟

اُس وجہ کے واسطے جس کو مدد کی ضرورت ہو۔ اُس غلطی کے واسطے جس کو رد کرنے کی ضرورت ہے۔ آئیندہ زمانے کے واسطے جو کہ آنے والا ہے اور نیکی جو کہ ہم کر سکتے ہو۔

ایران کی خانہ جنگی

پایہ تخت روس میں تبریز سے تار خبر پہونچی ہے کہ

شہر تبریز بالکل شاہی فوج کے قبضہ میں آگیا ہے۔

طہران سے خبر ملی ہو کہ رشت میں سخت بدامنی واقع ہوئی باغیوں نے گورنر اور چند شاہی افسروں کو مار ڈالا اور انہوں نے تار گھر اور ڈاکخانے جلا دیئے۔ سب پاہیوں نے روسی سفارت گاہ میں پناہ لی۔

.. سو سوار اور ایک توپ طہران سے رشت کو بھیجی گئی ہے مزید کمک جانے والی ہے۔ انقلاب پسندوں نے ایک عارضی گورنمنٹ قائم کرلی ہے پردیسیوں کا جان و مال محفوظ ہے سلسلہ تاربرقی منقطع ہے۔

طہران سے رائیٹر نے خبر دی کہ تبریز سے خبر آئی ہے کہ ایکسو پارسی عورتیں اور بچے برٹش قونصل ایجنسی میں پناہ گزیں ہوئے ہیں بوجہ جنبیاریوں کے جور و ظلم۔

طہران سے دو دستے اور تین توپیں قزوین کو روانہ ہوئی ہیں۔ جو رشت اور طہران کے وسط میں واقع ہے غالباً یہ فوج اس ارادہ سے بھیجی گئی ہے کہ رشت کو کمک پہونچائی جائے۔

۱۴ اسو برس کی پرانی توپیں

موضع دہام گڈھ میں جو زائن گنج واقع بنگال سے ۵ میل پر ہے ایک مسلمان رئیس مسمی فضل الرحمن کے مکان کو تعمیر کے لئے کھودنے سے زمین کے نیچے سے ۱۲ توپیں برآمد ہوئیں جو ۸ فیٹ سے ۱۰ فیٹ تک لمبی ہیں۔ مالکان مکان نے پولیس میں اطلاع کی اور اب یہ توپیں زائن گنج کی پولیس کے پاس ہیں ان پر سنہ ۱۲۰۴ ہجری کندہ ہے اور نائب نگر کے دیوانوں کی ملکیت معلوم ہوتی ہیں جو ضلع میمن سنگھ میں آباد تھا۔

ایک اور بم پھینکا گیا

ایسٹرن بنگال ریلوے پر سیلگیر یا سٹیشن کے قریب ایک ریلوے ٹرین پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ اس گاڑی میں مسٹر سیوم پر تیسرا حملہ ہوا ہے اور خدا کے فضل سے تینوں دفعہ ان پر آنچ نہ آئی۔ ایک چوکیدار کا بیان ہے کہ بم پھینکنے کے بعد اس نے دو بنگالی لڑکوں کو سرپٹ بھاگتے دیکھا۔ چونکہ وہ لنگڑا تھا۔ اسلئے اُن کا تعاقب نہ کر سکا وائسرائے کی سپیشل ٹرین اس سے کچھ عرصہ پہلے سالدہ سے ولگدیہ کو روانہ ہوئی تھی ہز ایکسیلینسی کی ٹرین کی حفاظت کیلئے معقول انتظام کیا گیا مدات ہونے پر چوکیدار مشعلیں لئے ہوئے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر تمام لائن پر استادہ تھے اور پولیس افسروں کا ایک دستہ ٹرین کیساتھ تھا۔

حضور وئسرائے غالباً ماہ اپریل کے آخر میں وادی کورم کا دورہ کریں گے۔

صوبجات متحدہ میں فصل روئی کی پیداوار کا اندازہ ۴۰ لاکھ ۱۶ ہزار گٹھڑی ہو یعنے پہلے تخمینہ سے ۲۰ ہزار گٹھڑیاں کم ہیں۔

صاحب وزیر ہند نے توسیع انہار کے نئے بجائے ۶۵ لاکھ کے ایک کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

اخبار جھنگ سیال کے ایڈیٹر لالہ رچھپال کو دوسرے مقدمہ لائبل میں مسٹر شریف حسین ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت سے ۱۰ ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

محاصل افیون کی آمدنی فروری کے آخر تک ۳/۴ کروڑ روپیہ بہ نسبت بجٹ کے زیادہ ہونے کی امید ہے۔

پولیس سوار عالم شیر کو جس نے مسٹر کلف ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لائلپور کو معہ دو سواروں کے قتل کیا تھا عدالت سیشن سرگودھا سے پھانسی کا حکم ملا۔ اس نے چیف کورٹ میں اپیل کی ہے۔

بقول اخبار شیر پنجاب سردار گجندر سنگھ مجیٹھیہ برادر سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ مرحوم نے ۱/۲ کروڑ روپیہ خالصہ کالج امرتسر کو دیا ہے۔

راجہ موہن بکرم شاہ رئیس نام نگر ضلع چمپارن کلکتہ کو آرہے تھے مگر نامعلوم طور پر گم ہو گئے۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ میں اُن کی حاضری تھی۔

ڈھاکہ میڈیکل کالج کے ایک طالب علم جتندرا موہن رائے نامی کو اس جرم پر خارج کیا گیا ہے کہ ایک ناجائز سوسائٹی میں شامل تھا۔

اٹلی میں پھر زلزلہ آیا۔ مسینا کی تمام عمارتیں جو باقی بچی تھیں منہدم ہو گئیں۔ سسلی اور جنوبی اٹلی میں سب جگہ جھٹکے محسوس ہوئے۔

امریکہ والے ابراہام لنکن ایک سابق پریسیڈنٹ کی صد سالہ یادگار کا جشن منا رہے ہیں۔ تمام ملک میں تعطیل ہوئی لنکن ایک چوبی جھونپڑی میں غریب آدمی کے گھر پیدا ہوا تھا۔ اس جھونپڑی کے گرد ایک عالیشان عمارت بنائی جائیگی جس کا سنگ بنیاد پریسیڈنٹ روزویلٹ نے نصب کیا۔

بلگیریا کو یقین ہو گیا ہے کہ ٹرکی کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اسلئے اس نے ریزرو فوج کا لام توڑ دیا۔

سر لی۔ وارنر پر جس بنگالی طالب علم نے حملہ کیا تھا اُس کی ۱۸ ماہ کے لئے ۲۰ پونڈ کا مچلکہ اور حفظ امن کی دس دس پونڈ کی دو ضمانتیں ہو گئیں۔

گورنمنٹ چین تبت کے ساتھ براہ کلکتہ سلسلہ پیام رسانی قائم کرنا چاہتی ہے۔

ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے لائن کے قریب جتنے ایسے مقامات ہیں جہاں بم کے حادثات ہوئے ان میں پولیس وارنٹ لیکر پہونچی اور تلاشی لی۔

سیالدہ اور بارکپور کے مابین کل ریلوے لائن کی نگرانی رات کے وقت خاص طور پر ہوتی ہے کیونکہ اس لائن سے مسٹر ہیوم پبلک پراسیکیوٹر ہر روز سفر کیا کرتے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے ناگپور سے چھندوارہ تک ریلوے لائن کے تعمیر ہونے کی منظوری دیدی ہے۔

ہز ایکسیلنسی لارڈ کچنر کی مدت ۱۰ نومبر ۱۹۰۹ء کو ختم ہو جائیگی گو ہنوز اُن کی تجاویز کا پختہ طور پر تصفیہ نہیں ہوا۔ لیکن غالباً وہ فوراً ہندوستان سے روانہ ہو جائینگے اس خبر کی کوئی بنیاد نہیں کہ وہ ہندوستان سے آسٹریلیا جائینگے انکے جانشین کی بابت امر بھی ظاہر نہیں ہوئی ہندوستان کے فوجی افسران میں سے کئی نام پیش کئے جاتے ہیں۔

برلن میں آجکل سخت ہلچل مچی ہوئی ہے کیونکہ شہر کے شمال مشرقی حصہ میں تنہا نکلنے والی عورتوں کے قتل کرنے کی کوشش کی وارداتیں متواتر ہو رہی ہیں۔ اب تک ۱۵ وارداتیں ہو چکی ہیں جن میں سے ایک مہلک ثابت ہوئی ہے۔

بنگالہ میں انارکسٹوں کی سازش کی قطعی بیخ کنی کی تدابیر پر سرکار غور کر رہی ہے ہنوز ظاہر نہیں ہے۔

طاعون کی طرح ہیضہ کا بھی ٹیکا ایجاد کیا گیا جس کے کرانے پر صرف ۴۸ گھنٹہ آرام کرنا ضروری ہے۔

اوترپاڑہ کلکتہ میں اینٹوں کی بھٹی کے حادثہ میں پانچ آدمی جلکر راکھ ہو گئے۔

راجکمار کالج لاہور میں ایک مندر بنانے کے لئے [illegible] مہاراجہ دربھنگہ نے دس ہزار روپیہ دیا۔

لاہور کے شیخ عبد العزیز اور مسٹر پی۔ این۔ دتہ فیلو پنجاب یونیورسٹی چنے گئے امیدوار ۴ تھے۔

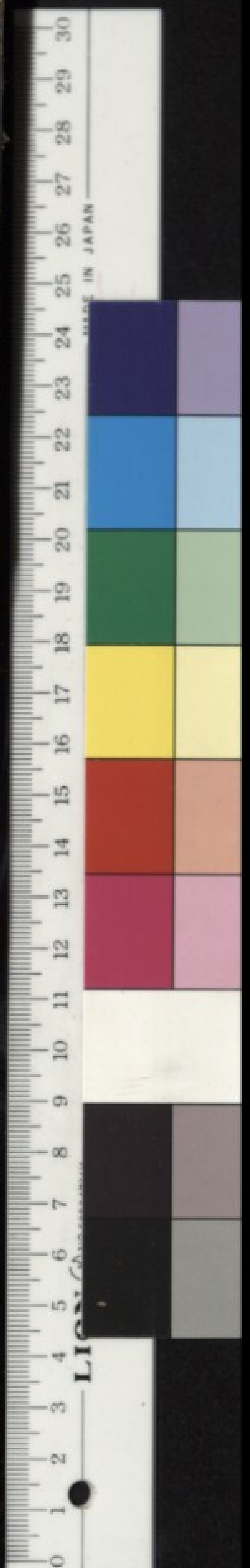
پشاور میں مقتول سرحدی لوٹیرہ ملتان کے گروہ کے ساتوں ملزموں کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا گیا۔

سرحد کوہاٹ پر لفٹننٹ میکالے کے قتل کے متعلق تین ملزم پکڑے گئے سار وزیری کے باشندے ہیں۔

کھلنہ کی ڈاک کی ایک کشتی متصل نرائن گنج ٹکراکر ڈوب گئی۔ ۱۵۰۰ ۔۲ آدمی بھی ضائع ہو گئے ہیں

ڈاکٹر منرو صاحب سول سرجن سیرامپور موٹر کار کے حادثہ سے اچھلکر زمین پر آپڑے جان بچگئی۔

کلکتہ میں ایک مفید انجمن ترقی تعلیم سائنس کے لئے قائم ہے کہ جس کی طرف سے خاص وظائف اور دیگر معقول امداد پر چیدہ طلبہ ہر سال ممالک یورپ کو بھیجے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب کے سال ایک سو طلبہ انجمن ہذا کی سرپرستی میں روانہ کئے جائیں گے۔ ان میں سے بیس طلبہ کو ماہوار وظائف ملیں گے جن کی مقدار ایکسو پچاس روپیہ تک کم وبیش ہے اور ان کے علاوہ اُسی طلبہ کو صرف روانگی کا جہازی کرایہ منزل مقصود کے لئے دیا جاویگا۔ طلبہ کے انتخاب کرنے میں صرف قابلیت کا لحاظ کیا جاتا ہے عام اس سے کہ وہ ہندو ہوں یا کہ مسلمان ہوں پانچ سال سے یہ عمدہ انجمن ہونہار طالب علم روانہ کرتی ہے۔ گورنمنٹ بھی اس کی قدردان ہے۔ اور تمام طلبہ کو قبل روانگی کے ایک الوداعی دعوت انجمن کیطرف سے دیجاتی ہے۔



اشتہارات

کولاٹانک

کولا طاقت بڑہاتا ہے زیادہ فکر و محنت غم و بیماری خواہ تبدیل آب و ہوا کیوجہ سے بدن کمزور ہو گیا ہو تو کولا کا استعمال کرو اس سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کولا دم کو بڑہاتا ہے اسلئے گرمی کی سواری پہاڑ پر چڑھائی کثرت ناچ گھوڑ چڑھنا اور چال وغیرہ کام کو میں پہلے کولا پیو دم جلدی نہیں چڑھیگا۔ دل دماغ اور پٹھے کی کمزوری میں جہاں تھوڑے چلنے خواہ کسی اور وجہ سے رات کو جاگنا پڑتا ہے انکو کولا پینا چاہئے اس سے رات کو جاگنے کی حرارت اور کمزوری نہیں ہوتی کولا شراب چھوڑانے کی دوا ہے شراب کے عیبوں کو دور کرنے میں کولا اکسیر ہے اگر شراب زیادہ پی ہو تو ایک خواہ دو پوری خوراک کولا کی پی کر سو جاؤ نیند بھی آجاویگی جاگتے پر طبیعت خراب نہ ہوگی سر کا درد جگر طبیعت کی سستی چہرہ کا بھاری پن آنکھوں کی سرخی مزاج کی گرمی ایک دم میں مٹ جاتی ہے کچھ دنوں تک کولا کے استعمال سے شراب سے نفرت ہو جاتی ہے شراب کی خرابی کا اثر طبیعت اور بدن کی کمزوری نہیں رہتی ہے تعقیب میں شراب چھوڑنا اسکی عمدہ دوا ہے کولا کے سہارے سے افیون بھی چھوٹ جاتی ہے کولا پیو اور افیون کی مقدار کم کرتے جاؤ چند دنوں میں بغیر کسی قسم کی تکلیف کوئی چنڈو وغیرہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے اور ان چیزوں پر نفرت ہونے لگتی ہے۔ ۲۴ پوری خوراک کی ایک شیشی قیمت عمر محصول علاوہ

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفت انعام۔ نورافشاں کے ہر ایسے خریدار کو جو اپنی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک نئے خریدار کی پیشگی قیمت ہمارے پاس بھیجینگے تو گنجینہ اسلام۔ یا ستیارتھ پرکاش درپن یا موازنہ مذاہب میں کوئی ایک جلد مفت انعام دینگے۔ مینیجر نورافشاں۔

پرسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے جس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اب برس اس فنڈ نے ۔۔ ہزار روپیوں سے اور بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبروں نے صرف ۔۔ ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۔۔ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر

ہو سکتا ہے +

رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو انگریزی میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں

سنڈے سکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۸ عہ معہ محصول ۱۲ عہ قیمت دکانی سبق سنڈے سکول عہ۔ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دونوں اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد۔ ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری فرنیک ایشکرافٹ ایم اے راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کیجاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔ ہر مہینہ جبسن سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے۔ قیمت ۲ سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عمر
ہندوستان پنجاب ۔۔۔ معہ	عہ/
غیر ملک سے ۔۔۔	عـے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ/	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عـه
نصف کالم	ے	عـه	صہ
پورا کالم	عـه	صہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر بالبعد کیلئے ا فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح - خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ - صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ - للعہ

کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروکول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان فرنیچر امیز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر ملتا ہے۔ قیمت رکشا ۱۲۰ سے ما ۱۳۰ تک گروکول فی عدد۔ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت فرماویں +

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مرضیوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڑے تک کو یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہو مبلغ عام نیلا سیاہ سرمہ جاتی ہے۔ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ہر خرچ ڈاک مذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی اور جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ تلونڈی والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

ا پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جس کی آنکھیں نابینا ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرکے مایوس ہو چکا تھا براے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیجئے۔

راقم مہاراجہ شتر جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تکوہی کورکھپور۔

۲۔ میں نے میرے کا سرمہ جو آپ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہو میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہو۔ اور سچ پوچھ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہو ضرور ہو کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں

راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔

۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ میرہ بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور تیزی کیلئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر خاص کر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا۔

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ وائیس میڈیکل جنرل آگرہ۔

۴۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید میرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہو بصارت کو طاقت بخشتا ہے۔ تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کیلئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست مجھگوان اودھ

۵۔ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہو اس واسطے اور ایک تولہ سفید میرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج کر مشکور فرمادیں۔

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دہارا شیو علاقہ حیدر آباد دکن۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے واسطے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے لودیانہ مشن پریس لودیانہ میں زیر اہتمام والٹر براڈ رز چھپا اور شائع ہوا۔